Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

CSS
ICEP

اسلامیات

(Outlines)
(URDU)

ICEP CSS - PMS, Lahore
03222077774, 03444777616

Prepared By

Hafiz Arshad Iqbal Chaudhar

PhD Scholar, (P.U). Fazil Dars Nizami Jamia Naeemia, Lhr.
HOD, Islamic Studies,
Khawja Rafique Shaheed College, Walton Road Lhr.

Auther

سراج اسلامیات

SIRAJ ISLAMYAT

Urdu, English

ICEP CSS - PMS` Institute, Lahore.
03222077774 - 03444777616

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Lectures and Questions: لیکچرز اور سوالات:

Definition and importance of Deen and difference between Deen and Religion	دین کی تعریف، اہمیت اور دین اور مذہب میں فرق	س1-	Lec-1
Holy Prophet (PBUH) Role Model for Peacmaker	نبی کریم ﷺ ایک امن قائم کرنے والے کیلئے نمونہ عمل	س2-	Lec-2
Human Rights and last serman of Holy Prophet (ﷺ)	انسانی حقوق اور خطبہ حجۃ الوداع	س3-	Lec-3
Women's Rights in Islam	اسلام میں عورتوں کے حقوق	س4-	Lec-4
Islamic Culture & Civilization, Characteristics and Effects	اسلامی تہذیب وتمدن، خصوصیات اور اثرات	س5-	Lec-5
Contemprary Challanges of Islam	اسلام کو درپیش چیلنجز	س6-	Lec-6
Public Administration in Islamic Governance System	اسلامی نظام حکومت میں انتظامِ ریاست	س7-	Lec-7
Political System of Islam	اسلام کا سیاسی نظام	س8-	Lec-8
Prophet Muhammad (PBUH) as Role Model for Educator	نبی کریم ﷺ ایک معلم کے لیے نمونہ عمل	س9-	Lec-9
Islamic Concept of Jihad (Terrorism and Sectarianism)	اسلام کا تصور جہاد (دہشت گردی اور فرقہ واریت)	س10-	Lec-10
Islamic Economic System	اسلام کا معاشی نظام	س11-	Lec-11
Ijtehad and Ijmah (Islamic Legal System)	اجتہاد اور اجماع (اسلام کا قانونی نظام)	س12-	Lec-12
Prophet Muhammad (PBUH) as a role model for Diplomate	حضورِ اکرم ﷺ سفارت کار کے لیے نمونہ عمل	س13-	Lec-13
Prophet Muhammad (PBUH) as Role Model for Miltary Strategist	نبی کریم ﷺ ایک جرنیل کے لیے نمونہ عمل	س14-	Lec-14
Way of governance of Four Rightious Caliph	خلفائے راشدین کا طرز حکومت	س15-	Lec-15

ICEP CSS - PMS, Lahore 03222077774, 03444777616

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Definition and importance of Deen and difference between Deen and Religion

س1۔ دین کی تعریف، اہمیت اور دین اور مذہب میں فرق

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Definition of the 'Din'	2۔ دین کی تعریف
3. Definition of the 'Religion'	3۔ مذہب کی تعریف
4. Difference between Deen and Mazhab	4۔ دین اور مذہب میں فرق
5. Introduction of International Religions	5۔ مذاہبِ عالم کا تعارف
6. Co-existence between Islam and other religions	6۔ اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اتفاقات
7. Contradictions between Islam and other religions	7۔ اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اختلافات
8. Conclusion	8۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION

تعارف:

دنیا کا کوئی ملک ہو یا کوئی قوم اُس کے لٹریچر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ''مذہب'' ہوگا۔ جس کے معنی راستے کے ہیں۔ آثارِ قدیمہ پر تحقیق کرنے والوں نے اپنی تحقیق میں ثابت کیا ہے کہ مذہبی تصورات کے نشان کسی نہ کسی شکل میں ہر جگہ موجود ہیں۔ مذاہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، الہامی مذاہب اور غیر الہامی مذاہب۔ الہامی مذاہب میں اسلام، یہودیت اور نصرانیت ہیں۔ جبکہ غیر الہامی مذاہب میں ہندومت، بدھ مت، زرتشت، جین مت اور تاؤ مت نمایاں ہیں۔ مذہب کو آج درپیش سب سے بڑا چیلنج انکارِ مذہب، انکارِ الوہیت، انکارِ رسالت اور انکارِ وحی کا ہے۔ اسلام مذہب نہیں بلکہ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''بلاشبہ اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی دین ہے۔'' دین کے معنی جزا، ملکی قانون اور بدلہ کے ہیں۔ دین اور مذہب میں کئی حوالوں سے واضح فرق ہے۔ دین مکمل نظامِ زندگی کو بیان کرتا ہے جبکہ مذہب کا دائرہ اور سکوپ بہت محدود ہے۔ آج ضرورت اِس امر کی ہے کہ مذاہب کے درمیان افہام و تفہیم اور برداشت کو فروغ دیا جائے۔ امن کی فزا میں اسلام ہی وہ دین ہے جو اپنی حقیقت خود تسلیم کروالے گا۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں' اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری الہامی دین ہے' جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ مسلمان بیک وقت موسوی، عیسوی اور محمدی ہوسکتا ہے کیونکہ یہی اسلام کی روح عالمگیریت ہے۔ یاد رہے! اسلام مذہب نہیں بلکہ دین ہے۔ مذاہب کے پاس یقیناً جملہ سوالات کے جوابات نہیں' ہاں اسلام کے پاس جملہ سوالات کے تشفی بخش جوابات ہیں۔ اسلام اپنے تمام تصورات میں کامل ہے۔ چاہے تصورِ الوہیت ہو یا تصورِ رسالت، تصورِ آخرت ہو یا تصورِ اخلاق۔ آج ضرورت اِس امر کی ہے کہ علمی، اخلاقی اور معاشرتی سطح پر اسلام کا درست تصور پیش کیا جائے۔ اس میں جہاں پر اہل علم کی ذمہ داری ہے' وہاں عام مسلمانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اسلام کے روشن اصولوں پر عمل کر کے اسلام کے حقیقی کردار کو دنیا کے سامنے نمایاں کریں۔

ICEP CSS PMS Lahore 03222077740, 03447776416

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س2۔ پیغمبرِ امن ﷺ

Holy Prophet (PBUH) Role Model for Peacmaker

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Condition of peace in the period of ignorance	2۔ زمانہ جاہلیت میں امن کی صورتحال
3. Steps taken by Holy Prophet (PBUH) fro peace establishment	3۔ امن کے لیے رسول اکرم ﷺ کے اقدامات
(i) Peace through belief in Allah's Oneness	(i) عقیدہ توحید کے ذریعے امن
(ii) Peace through betterment of family	(ii) خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن
(iii) Peace through social justice	(iii) معاشی عدل کے ذریعے امن
(iv) Peace through human rights	(iv) انسانی حقوق کے ذریعے امن
(v) Peace through tolerance and broad vision	(v) وسعت نظر اور برداشت کے ذریعے امن
(vi) Peace through human equality	(vi) انسانی مساوات کے ذریعے امن
(vii) Peace through justice system	(vii) نظامِ انصاف کے ذریعے امن
(viii) Peace through tolerance	(viii) عفو و درگزر کے ذریعے امن
(ix) Peace through social welfare	(ix) خدمتِ خلق کے ذریعے امن
(x) Peace through brotherhood	(x) انسانی اخوت کے ذریعے امن
(xi) Peace through religious tolerance	(xi) مذہبی رواداری کے ذریعے امن
(xii) Peace through Ghazwat	(xii) غزوات کے ذریعے امن
4. Conclusion	4۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS, Lahore 03222077774, 03447770616

تعارف:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا میں امن کی حالت بہت خراب تھی۔ روم اور فارس دو بڑی سلطنتیں ایک عرصے سے ایک دوسرے سے جنگ کی حالت میں تھیں۔ معاشرتی سطح پر قوم پرستی، مذہبی عدم رواداری اور معاشی استحصال نے امن کو تباہ کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے انسانوں کی برابری، رواداری، زکوٰۃ اور عشر پر مبنی نظام اور جاہلی عصبیت کے خاتمے سے دنیا کو امن کا تحفہ دیا۔ آپ ﷺ کے طریقۂ امن میں اہم ترین عقیدہ، عقیدۂ توحید تھا۔ ایک اللہ کا تصور انسانوں کے درمیان کئی طرح کے پیدا ہونے والے معاشی، سماجی اور سیاسی مسائل کو حل کرتا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے میاں بیوی، بہن بھائی، آقا اور غلام کے درمیان باہمی حقوق و فرائض کا تعین کر کے دنیا کو امن کا راستہ عطا کیا۔ انسانی مساوات، معاشی عدل، مذہبی رواداری، جہاد اور اجتہاد کے ذریعے سے آپ ﷺ نے ایک جنت نظیر معاشرہ تشکیل دیا۔ دنیا آج جس معاشی، سیاسی، معاشرتی فساد کا شکار ہے تو اِس سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے طریقۂ امن کو اختیار کیا جائے۔ جس طریقے میں شورائیت پر مبنی سیاسی نظام، اجتماعی عدل، رزق کمانے کے یکساں مواقع اور عملی جدوجہد کا راستہ واضح اور متعین ہے۔

خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ نے مختصر اور مشکل حالات میں جس طرح ریاست مدینہ میں امن قائم کیا اور پھر خلفائے راشدین نے اُس طریقے کو جاری رکھا' یہ اپنی مثال آپ ہے۔ افسوس! کہ خلفائے راشدین کے بعد عرب ملوکیت (Arab imperialism) نے اسلام کے سیاسی نظام کو تباہ کر دیا' شورائیت کی جگہ ملوکیت (Dictatorship) نے لے لی' وہ نظام آج تک برقرار ہے۔ بدامنی کی زیادہ تر وجوہات کا تعلق اسلام کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی نظام کی شکست کی وجہ سے ہے۔ اسلام کے جملہ نظاموں کو شکست یورپ میں نہیں بلکہ خود مسلم ممالک میں ہوئی ہے، مسلم حکمرانوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے جملہ نظاموں کو زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ اپنے اپنے ممالک میں نافذ کریں' اس سے دنیا کے سامنے عہدِ رسالت اور خلفائے راشدین کے پُرامن عہد کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س3۔ Human Rights انسانی حقوق

Synopsis (اہم نکات)

1.	Introduction	تعارف	1۔
2.	protection of life and property	جان و مال کا تحفظ	2۔
3.	Respect for humanity	احترامِ انسانیت	3۔
4.	Equality	مساوات	4۔
5.	Freedom	آزادی	5۔
6.	Right for education	حقِ تعلیم	6۔
7.	Right to be looked after	حسنِ سلوک کا حق	7۔
8.	Eradication of Ethnicism	نسلی تفاخر کا خاتمہ	8۔
9.	Right of Workers & Servants	خادموں کا حق	9۔
10.	Economic Rights	معاشی حقوق	10۔
11.	Right of the Holy Prophet (PBUH)	حضور نبی اکرم ﷺ کا حق	11۔
12.	Comparative study of Last sermen of The Holly Prophet (P.B.U.H) and other Human Right Charters.	خطبہ حجۃ الوداع اور انسانی حقوق کی دیگر دستاویزات کا تقابلی مطالعہ	12۔
13.	Conclusion	خلاصہ بحث	13۔

ICEP CSS - PMS Lahore
0322-2077774, 0344-4177676

تعارف:

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی رو سے انسان باقی سب مخلوقات پر فضیلت رکھتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ (بنی اسرائیل:۷۰) "اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت عطا کی۔" حقوق، حق کی جمع ہے جبکہ اِس کے مقابلے میں فرائض ہیں۔ اسلام اپنے بنیادی نقطہ نظر سے حقوق سے زیادہ فرائض کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس لیے کہ جب ہر شخص اپنے فرائض ادا کر دے گا تو دوسرے کے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔ اسلام میں حقوق و فرائض کے حوالے سے تین دستاویزات اہم ہیں۔ میثاقِ مدینہ، اعلانِ مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع، مغرب میں حقوق کی دستاویز میگنا کارٹا سے شروع ہوتی ہے۔ حقوق کی بحث آج تک جاری و ساری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے تصورِ حقوق و فرائض اور مغرب کے تصور حقوق و فرائض کے درمیان مشترکات کو اکٹھا کر کے انسانیت کے لیے کوئی لائحہ عمل دیا جائے۔

خلاصہ بحث

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے اُن حقوق کا تعلق خواتین سے ہو، بنیادی حقوق سے ہو، غیر مسلموں کے حقوق سے ہو یا عام افرادِ معاشرہ کے حقوق ہوں۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز ۱۲۱۵ء کے میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے ہوتا ہے۔ اور پھر خطبہ حجۃ الوداع میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس تفصیل کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے اُس کی مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔ خطبہ حجۃ الوداع جیسے آج سے چودہ سو تیس سال پہلے کے انسانوں کے لیے اہم تھا، آج کے انسانوں کے لیے بھی اتنا ہی اہم ہے۔ انسانی حقوق کی تمام دستاویزات میں خطبہ حجۃ الوداع سب سے زیادہ جامع اور مکمل ہے۔ جس کے 118 آرٹیکلز ہیں۔ جن میں 71 بنیادی جبکہ 47 سب آرٹیکلز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسانی حقوق کی دیگر دستاویزات کی حیثیت محض اخلاقی ہیں، جبکہ "خطبہ حجۃ الوداع" مسلمانوں کے لیے دین کی اہم دستاویز ہے۔ جس پر عمل کرنا فرض ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام دنیا کی انسانی حقوق کی تنظیموں کو خطبہ "حجۃ الوداع" سے روشناس کروایا جائے اور مسلمان ممالک اِسے اپنے اپنے آئین کا حصہ بنائیں۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Women's Rights in Islam — س4۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Status of woman in Islam	2۔ اسلام میں عورت کا مقام
☆ Mother, sister, daughter, wife	☆ ماں، بہن، بیٹی، بیوی
3. General rights of Muslim women	3۔ مسلمان عورتوں کے عمومی حقوق
(i) Right of life	(i) جان کا تحفظ
(ii) Right of chastity	(ii) عفت وعصمت کا حق
(iii) Right to eduction	(iii) تعلیم وتربیت کا حق
(iv) Right to ownership and to inherit	(iv) ملکیت اور جائداد کا حق
3. Matrimonial rights of Muslim women	3۔ مسلم خواتین کے ازدواجی حقوق
(i) Right to get married	(i) شادی کا حق
(ii) Right to dower	(ii) حق مہر لینے کا حق
(iii) Right to divorce	(iii) خلع کا حق
(iv) Right of dower	(iv) مہر کا حق
(v) Right to inherit	(v) وراثت کا حق
4. Political rights of women	4۔ عورت کے سیاسی حقوق
5. Duties of Muslim Women	5۔ مسلمان خواتین کے فرائض
6. Conclusion	6۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS - PMS, Lahore 03222077774, 03444777616

تعارف:

اسلام اور آئین پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔اِس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ''اور عورتوں کے ساتھ دستور کے مطابق اچھا سلوک کرو''۔۔۔۔۔اسلام نے اُن تمام بری رسوم کا خاتمہ کیا جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں۔اور عورت کو وہ حقوق عطا کیے جس سے وہ معاشرے میں عزت کی مستحق قرار پائی۔اسلام میں عورت کبھی ماں، کبھی بہن، کبھی بیٹی اور کبھی بیوی کی حیثیت سے پہچان رکھتی ہے۔جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو عورتوں کو کافی مسائل کا سامنا ہے۔جہاں پر بہت سارے مقامات پر ان کو عزت، وقار اور تحفظ حاصل ہے وہاں پر جبراً شادی، تشدد اور وراثت میں حق نہ دینے کے حوالے سے کئی اہم سوال موجود ہیں۔ضرورت اِس امر کی ہے اسلام اور آئین پاکستان کے اندر جو بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں ان کو نافذ کیا جائے۔

خلاصہ بحث

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں'ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ عملاً بھی عزت دی ہے' لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ ناانصافیاں اور سماجی ناہمواریاں ابھی تک موجود ہیں۔ان ناانصافیوں اور ناہمواریوں کا خاتمہ ضروری ہے''گلوریا سنائم'' نے کہا تھا: عورت کی مساوات کے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں ہے' یہ ان سب کی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر یقین رکھتے ہیں۔مسلمان بڑے فخر کے ساتھ اس کو بیان کر سکتے ہیں کہ رحمت دو عالم ﷺ کی ذات اقدس ہی انسانی تاریخ میں وہ بے مثل ذات ہے' جن کے ذریعے سے نہ صرف خواتین کو بلکہ معاشرے کے اندر کمزور اور پسے ہوئے تمام طبقات کو حقوق میسر آئے۔آج ضرورت اِس امر کی ہے کہ سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کو عام کیا جائے اور آپ ﷺ کے ارشادات کو عملی صورت میں نافذ کیا جائے۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س5۔ Islamic Culture & Civilization — اسلامی تہذیب وتمدن

Synopsis (اہم نکات)

1.	Introduction	تعارف	1۔
2.	Meaning of culture and civilization	تہذیب اور تمدن کا مفہوم	2۔
3.	Characteristics of Islamic culture	اسلامی تہذیب کی خصوصیات	3۔
(i)	Belief in Tauheed (Oneness of Allah)	عقیدۂ توحید	(i)
(ii)	Belief in Risalat (Prophethood)	عقیدۂ رسالت	(ii)
(iii)	Belief in the hereafter	عقیدۂ آخرت	(iii)
(iv)	Comprehensive Concepte of Worships	عبادات کا جامع تصور	(iv)
(v)	Human dignity	انسانی عظمت	(v)
(vi)	Human equality	انسانی مساوات	(vi)
(vii)	Moral values	اخلاقی اقدار	(vii)
(viii)	Comprehensive concope of purification	طہارت کا کامل تصور	(viii)
(ix)	Social justice	سماجی انصاف	(ix)
(v)	Brotherhood	اخوت	(x)
(vi)	Moderation	اعتدال اور میانہ روی	(xi)
5.	Agreed points between Islamic & Western culture	اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کے درمیان اتفاقات	5۔
6.	Differences between Islamic & Western culture	اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کے درمیان اختلافات	6۔
7.	Conclusion	خلاصۂ بحث	7۔

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS Lahore 03222077774, 03444770010

تعارف:

''تہذیب'' کا لفظ عربی لفظ ''ھ ذ ب'' سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں تراشنا، کاٹنا۔ تہذیب کے ساتھ ملتا جلتا دوسرا لفظ تمدن ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق تہذیب کی تعریف درج ذیل ہے: ''تہذیب ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سے معاشرہ یا کوئی خطہ، معاشرتی ترقی اور آرگنائزیشن کے اعلیٰ مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔''

تہذیب اور تمدن کا واضح فرق یہ ہے کہ تہذیب روح ہے اور تمدن اُس کا جسم۔ اسلامی تہذیب وتمدن کو اپنے آغاز سے ہی نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ اِسی وجہ سے باقی تہذیبوں کی کوشش رہی ہے کہ وہ اس کی نمایاں حیثیت کو ختم کریں۔ مغربی تہذیب جسے اب دنیا میں غلبہ ہے، ان کے سامنے سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کو اپنے اندر ضم کریں، جبکہ مسلمان اس کوشش میں ہیں کہ کس طرح وہ اپنے تہذیبی وجود کو نمایاں رکھ سکیں۔ اسلام کو درپیش عصری چیلنجز میں یہ سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اس سے نکلنے کا ایک راستہ ہے کہ مسلمان اپنی شناخت برقرار رکھتے ہوئے باقی تہذیبوں کے ساتھ جاندار مکالمہ کریں۔

خلاصہ بحث

اسلامی تہذیب کی اہم ترین خصوصیات حفظ فروج (شرمگاہ کی حفاظت) حفظ مراتب (بڑے چھوٹے کا احترام) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں۔ ان خصوصیات کی وجہ سے اسلامی تہذیب باقی تہذیبوں سے نمایاں ہو جاتی ہے۔ فکری اعتبار سے اسلامی تہذیب کا پلڑا بھاری ہے۔ جہاں تک عملی میدان کا تعلق ہے تو اِسے اب بھی بہت سارے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اسلامی تہذیب کو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز سے مقابلہ کرنے کے لیے باہم اتحاد بہت ضروری ہے۔ مزید یہ کہ اخلاقی نظام کو سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام پر برتری حاصل ہو۔ بلند اخلاقی اصولوں کے بغیر کوئی تہذیب اپنا نمایاں مقام برقرار نہیں رکھ سکتی۔ علامہ اقبالؒ نے اسلامی تہذیب کے حوالے سے اپنا درست نقطہ نظر درج ذیل شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Contemprary Challanges of Islam (Modernism and Post Modernism) (اسلام کودرپیش چیلنجز (جدیدیت ومابعدجدیدیت — س6۔

Synopsis (اہم نکات)

1. **Introduction**	1۔ تعارف
2. **Internal problems**	2۔ عالمِ اسلام کے داخلی مسائل
(i) Law and order issues	(i) امنِ عامہ کا مسئلہ
(ii) Sectarianism	(ii) فرقہ واریت
(iii) Extremism	(iii) انتہاپسندی
(iv) Religious, regional and linguistic prejudices	(iv) مذہبی، علاقائی اور لسانی عصبیتیں
5. **External problems**	5۔ عالمِ اسلام کے خارجی مسائل
(i) West's cultural invasion	(i) مغربی تہذیبی یلغار
(ii) Impacts of Modernism	(ii) جدیدیت کے اثرات
(iii) The quest of the West to seize resources	(iii) وسائل پر مغرب کے قبضہ کی کوشش
(iv) Internal hullabaloo in the Muslim's State	(iv) مسلم ریاستوں کا داخلی انتشار
6. **Suggestion to solve the problems of Muslim countries**	6۔ مسلم ممالک کے مسائل کے حل کے لیے تجاویز
(i) Unity of the Ummah	(i) اتحادِ اُمت
(ii) Restructuring of Organization of Islamic Cooperation (OIC)	(ii) اسلامی تعاون کی تنظیم کی تشکیلِ جدید (OIC)
(iii) The views of Iqbal and Jamaluddin Afghani on unity of Ummah	(iii) اتحادِ اُمت کے حوالے سے اقبالؒ اور سید جمال الدین افغانی کا نقطۂ نظر
7. **Conclusion:**	7۔ حاصل بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS Lahore 0322 2077774, 0314 7776916

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی روحانی اور مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے انھیں بے پناہ انعامات اور وسائل سے نوازا۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کی شکل میں مسلمانوں کی رُوحانی ضرورت کو پورا کیا۔ خانہ کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ کی صورت میں اُمت کو مرکز عطا فرمایا۔ رُوحانی تشنگی کی تسکین کے ساتھ ساتھ مادی ضروریات پورا کرنے کے لیے بہت سارے وسائل عطا فرمائے۔ اس وقت دنیا کے نقشے پر 57 کے قریب مسلمان ممالک موجود ہیں جن میں پاکستان ایٹمی صلاحیت کا حامل ہے۔ مسلمان، دنیا کی آبادی کا 21 فیصد ہیں، نو کروڑ مربع میل زمین پر ان کی حکومتیں قائم ہیں، تیل کے مجموعی ذخائر میں سے 69 فیصد ان کے پاس ہیں؛ جبکہ گیس کے ذخائر کے حوالے سے بھی مسلمان ممالک مالا مال ہیں۔ اِن ساری نعمتوں کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کو بہت سارے چیلنجز بھی درپیش ہیں۔ جن میں امنِ عامہ کا مسئلہ، غربت و بیروزگاری، فرقہ واریت، عورتوں پر تشدد، تعلیم کی کمی، لسانی اور علاقائی عصبیت، فکری جمود اور اخلاقی بے راہ روی جیسے اہم مسائل ہیں۔ کچھ مسائل مغربی طاقتوں کے پیدا کردہ ہیں جبکہ مسلم حکمران اور عوام بھی براہِ راست اِن مسائل کے پیدا کرنے میں شریکِ کار ہیں۔ مسائل سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے اور تعلیمات پر عمل کریں۔ مسلمان اگر اچھے اخلاق کو اپنے اندر بحیثیتِ اجتماعی پیدا کرلیں تو اِن چیلنجز سے بہت جلد باہر نکل سکتے ہیں۔ بقولِ اقبال:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

خلاصہ بحث

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی و بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے اُن کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کرسکتا۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے نمائندے، سائنسدان، سوشل اور پولیٹیکل تھنکرز مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہوسکے۔ مسلمان ممالک میں ایسے سکالرز موجود رہے ہیں جن کے افکار سے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔ جن میں علامہ اقبال، جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ اور ڈاکٹر علی شریعتی کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Public Administration in Islamic Governance System — س 7۔ اسلامی نظام حکومت میں انتظامِ ریاست

(اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Administration in the light of Quran & Hadith	2۔ انتظامیہ قرآن وحدیث کی روشنی میں
3. Administration in the light of Seerat	3۔ انتظامیہ سیرتِ طیبہؐ کی روشنی میں
4. Lagislative bases of administration in Islam	4۔ اسلام میں انتظامیہ کی دستوری بنیادیں
(i) Concept of sovereignty in Islam	(i) اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا تصور
(ii) Constitutional importance of Holy Prophet (PBUH) in state	(ii) ریاست میں رسول اللہ ﷺ کی آئینی حیثیت
(iii) Importance of Caliph in Islam	(iii) اسلام میں خلیفہ کی حیثیت
5. Structure of administration in Islam	5۔ اسلام میں انتظامیہ کا ڈھانچہ
6. Administrative institutions in Islam	6۔ اسلام میں انتظامی ادارے
a. Home Department	ا۔ محکمۂ داخلہ
b. Department of Foreign Affiars	۲۔ محکمۂ خارجہ
c. Finance Department	۳۔ محکمہ مالیات
7. Conclusion	7۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION

ICEP CSS PMS Lahore

تعارف:

ریاست نبوی ﷺ میں حاکمیت واقتدارِ اعلیٰ کا منصب اللہ کے لیے خاص ہے' آپ ﷺ نے ریاستِ مدینہ میں تمام اُمورِ ریاست کو خلیفۃ اللہ کی حیثیت سے انجام دیا۔ یہ اصول اسلامی ریاست کو دیگر ریاستوں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ کارنامہ وہاں سرانجام دیا گیا جہاں کوئی مرکزی حکومت نہ تھی۔ آپ ﷺ اور خلفائے راشدین نے چودہ سو سال پہلے انتظامِ ریاست کے حوالے سے جو نمایاں اصول عطا کیے' ان میں' اللہ تعالیٰ کی سیاسی وقانونی حاکمیت، نبی کریم ﷺ کی تشریعی وتشریحی حیثیت کے ساتھ ساتھ اولوالامر (خلیفہ) کی حیثیت تھی۔ آپ ﷺ اور خلفائے راشدین نے اپنے عہد کے حوالے سے نمایاں محکمہ جات کی بنیاد رکھی۔ جن میں داخلہ، خارجہ، خزانہ اور ڈاکخانہ کے محکمہ جات تھے۔ نیز عدالتی اور تعلیمی نظام بھی عطا کیا' اہم معاشی اور معاشرتی اصلاحات کیں۔ رسالت مآب ﷺ اور خلفائے راشدین کے انتظام ریاست کے اصولوں کو دیکھتے ہوئے آج ہم اپنے نظام میں کئی بہتریاں لا سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث

غرض یہ کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفاء نے دنیا کے سامنے جہاں پر اپنی دیگر صلاحیتوں کا لوہا منوایا' وہاں پر انتظامی حوالے سے بھی واضح راہنمائی فراہم کی۔ اب تاریخ 14 سو سال کا سفر طے کر چکی ہے اور دنیا میں انتظامی حوالے سے کئی ادارے بن چکے ہیں' بہت سارا لٹریچر بھی آ چکا ہے لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انتظامی ڈھانچے کے حوالے سے بھی مسلمانوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں' جو نہ صرف اپنے عہد کے لیے راہنمائی کا ذریعہ تھیں بلکہ آج بھی نمونہ عمل ہیں۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س8۔ اسلام کا سیاسی نظام — Political System of Islam

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Islamic Political System	2۔ اسلام کا سیاسی نظام
3. Characteristics of Islamic Political System	3۔ اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات
(i) Soveriegnty belongs to Allah Almighty	(i) اقتدار اعلیٰ کا تصور
(ii) Man — the vicegerent of Allah	(ii) انسان خدا تعالیٰ کا نائب
(iii) No legislation against Quran and sunnah	(iii) قرآن وسنت کے خلاف قانون سازی کی ممانعت
(iv) Consultation	(iv) مجلس مشاورت
(v) Capability of vote to choose the caliph	(v) خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کی اہلیت
(vi) System of Salaa't & Zakat	(vi) نظام صلوٰۃ وزکوٰۃ
(vii) Concept of preaching good and bidding evil	(vii) امر بالمعروف ونہی عن المنکر
(viii) Forbidding the demand of power	(viii) طلب اقتدار کی ممانعت
(ix) Religious freedom and social justice	(ix) مذہبی آزادی اور سماجی انصاف
4. Western Political System	4۔ مغرب کا سیاسی نظام
5. Agreed points b/w Islamic and West. Political Sys.	5۔ اسلامی سیاسی نظام اور مغربی سیاسی نظام کے درمیان اتفاقات
6. Differences b/w Islamic and Western Political Sys.	6۔ اسلامی سیاسی نظام اور مغربی سیاسی نظام کے درمیان اختلافات
7. Conclusion	7۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS, Lahore 03222077774, 03444277616

تعارف:

اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے حبیب ﷺ! معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کیجیے'' اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اِنسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام اپنے ڈھانچے (سٹرکچر) میں خلافت پر مبنی ہے۔ اور اصولوں کے اعتبار سے چار اہم اصول ہیں جو چاروں خلفاء کی خوبیوں کو جمع کیا جائے تو حاصل ہوتے ہیں۔ جن کی طرف علامہ اقبال نے اپنے اِس شعر میں اشارہ کیا ہے:

سبق پھر پڑھ، صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جہاں تک مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو یہ اسلام کے نظامِ خلافت کے اصولوں میں کہیں پہ مطابق اور کہیں پہ متضاد ہے۔ مغربی جمہوریت میں اقتدار کا سرچشمہ عوام ہے جبکہ اسلامی خلافت میں اقتدار کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مغربی جمہوری نظام میں پارلیمنٹ کوئی بھی قانون سازی کر سکتی ہے جبکہ اسلام کے سیاسی نظام میں پارلیمنٹ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں کرسکتی۔ پاکستان ایک جمہوری ریاست نہیں بلکہ اسلامی جمہوری ریاست ہے۔ جس میں حکمران جہاں پہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں وہاں پر عوام کے سامنے بھی جواب دہ ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ پاکستان میں سیاسی نظام کو مزید ریاستِ مدینہ کے اصولوں کے مطابق بنایا جائے۔

خلاصہ بحث

اسلام کے سیاسی نظام کی درج بالا خصوصیات کو جب پاکستانی ریاست میں نافذ کرنے کے حوالے سے کوشش کی جاتی ہے تو تین طرح کے نقطہ نظر سامنے آتے ہیں۔ ایک نقطہ نظر سیکولر طبقات کا ہے جو قرار دادِ مقاصد سے لے کر اب تک نفاذ اسلام کے لیے ہونے والے تمام اقدامات کو رَدّ کرتا ہے اور ریاست میں مذہب کے اختیار کی کل نفی کرتا ہے۔ دوسرا نقطہ نظر متشدد گروہوں کا ہے کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے لیے پرامن دستوری اور آئینی جدوجہد ناکام ہو چکی ہے اور اب ہتھیار اٹھائے بغیر اس ملک میں نفاذ شریعت کی کوئی عملی صورت باقی نہیں رہی۔ جبکہ تیسرا نقطہ نظر غالب دینی جماعتوں کا ہے جو اس نظام میں رہتے ہوئے ملک میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کو لازم قرار دیتے ہیں اور ملک کے جمہوری نظام کو تسلیم کرتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں آراء کا اختلاف حسن ہوتا ہے مگر اپنی رائے کو بزورِ قوت مسلط کرنا معاشرے میں تصادم کو پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی رائے کو محترم جاننے سے ریاست میں پائے جانے والے ابہامات اور امتیازات ختم ہو سکتے ہیں۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Prophet Muhammad (PBUH) as Role Model for Educator — س9۔ نبی کریم ﷺ ایک معلم کے لیے نمونۂ عمل

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction	1۔ تعارف
2. Characteristics of Education of Mankind (PBUH)	2۔ معلم انسانیت ﷺ کے اوصاف
(i) Un-matchable character	(i) بے مثل کردار
(ii) Love to teach	(ii) تدریس سے محبت
(iii) Lessons of wisdoms	(iii) حکیمانہ گفتگو
(iv) Brief yet comprehensive adress	(iv) مختصر اور جامع خطاب
(v) Advise to learn beneficial education	(v) علوم نافع کی تلقین
(vi) Establishment of educational institutions	(vi) تعلیمی اداروں کا قیام
(vii) Dissemination of education	(vii) تعلیم کی اشاعت
(viii) Centre-point of education	(viii) تعلیم کا مرکز ومحور
3. Curriculum and pedagogy	3۔ نصاب تعلیم اور طریقۂ تدریس
4. Ahadith on the superiority of knowledege	4۔ علم کی فضیلت کے حوالے سے احادیثِ رسول ﷺ
5. Characteristics of prophetic pedagogy	5۔ آپ ﷺ کے طریقۂ تعلیم کی خصوصیات
6. Conclusion	6۔ خلاصۂ بحث

تعارف:

نبی کریم ﷺ نے عہدۂ نبوت پر فائز ہوتے ہی جو پہلا اور بنیادی کام کیا وہ اشاعتِ علم کا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے اندر علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ علم کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی، علم کی طرف راغب کیا، اُس کی فضیلت کو بیان کیا۔ پہلی آیات خود اِس پر گواہ ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اپنے رب کے نام سے پڑھیے، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا''۔ (القلم: ۱۔۲) آپ ﷺ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بھی ارشاد فرمایا: ''کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ دارِارقم مکہ میں پہلی درسگاہ تھی جبکہ صفہ مدینہ میں مرکزِ علم تھا۔ آپ ﷺ کے طریقۂ تعلیم کی کئی خوبیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے علم کو چھپایا نہیں، کبھی اُجرت نہیں طلب کی، اپنے طلباء سے حسنِ سلوک سے پیش آتے، آپ ﷺ بہت بلند حوصلہ اور پر کشش شخصیت کے مالک تھے۔ علم آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھی جس کو آپ ﷺ نے انسانوں تک پہنچایا۔ آپ ﷺ طالب علم کی نفسیات سے سب زیادہ واقف تھے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے اندر بھی علم کے حصول کا جذبہ پیدا کیا۔ آپ ﷺ کا نصاب قرآنِ وسنت تھا۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ آپ ﷺ کے طریقۂ تعلیم کی خوبیوں کو نہ صرف اجاگر کیا جائے بلکہ اساتذہ کے لیے ایسی ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے جن میں عملاً آپ ﷺ کے طریقۂ تعلیم کو اُجاگر کیا جائے۔

خلاصہ بحث

حضور اکرم ﷺ جب مبعوث ہوئے تو بہت کم لوگ پڑھے لکھے تھے۔ عرب کے مرکزی شہر مکہ مکرمہ کا یہ حال تھا کہ علامہ بلاذری کے بقول: ''مکہ میں صرف ۱۷، ۱۸ افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔'' ان حالات میں ان لوگوں کا علم سے آراستہ ہونا کس قدر کٹھن تھا!!! تعلیم کے بغیر ترقی یقیناً ناممکن تھی۔ رحمت عالم ﷺ اِس سے خوب آگاہ تھے۔ رسالت مآب ﷺ نے سب سے زیادہ زور قرآن وسنت کی تعلیم پر دیا۔ قلب ونظر کی پاکیزگی قرآن وسنت کے بغیر ناممکن تھی۔ آپ ﷺ نے علم نافع کی تلقین فرمائی۔ ضرورت اِس امر کی ہے آپ ﷺ کے بحیثیت معلّم اوصاف، جن میں بے مثل کردار، باوقار شخصیت، سادہ اندازِ بیان اور علمی ذوق کو آج کے اساتذہ اپنی ذات کا حصہ بنائیں۔ پاکستان شرح خواندگی کے حوالے سے اقوامِ عالم میں کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتا، کروڑوں بچے سکولوں سے باہر ہیں' وجوہات تو کئی ہوسکتی ہیں۔ لیکن ایک وجہ استاد کا کردار بھی ہے' عصر حاضر کا معلم اگر اپنے اندر نبوی خصوصیات کو پیدا کر لے تو یقیناً سالوں کا کام مہینوں میں ہوسکتا ہے' ضرورت اِس امر کی ہے کہ پورے نظام تعلیم کے اندر اسوۂ رسول ﷺ کو مرکزی حیثیت دی جائے۔ اسوۂ رسول ﷺ کا ایک اہم اصول گفتار سے زیادہ کردار ہے جو موجودہ نظامِ تعلیم میں مفقود ہوتا جا رہا ہے۔

ICEP CSS-PMS Lahore 03222077744 03244477416

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س10۔ اسلام کا تصور جہاد (دہشت گردی) — Islamic Concept of Jihad (Terrorism)

(اہم نکات)

1.	Introduction	تعارف	1۔
2.	Literal meaning of Jihad	جہاد کا لغوی معنی	2۔
3.	Meaning of Jihad in islamic terminology	جہاد کا اصطلاحی معنی	3۔
4.	Forms of Jihad	جہاد کی اقسام	4۔
5.	Permissions for Jihad bil Saif (Striving by sword)	جہاد بالسیف کے لیے شرائط	5۔
6.	Difference between jihad and terrorism	جہاد اور دہشت گردی میں فرق	6۔
7.	Difference b/w Sucide and fidayee attacks	خودکش اور فدائی حملوں میں فرق	7۔
8.	Suggestions to eliminate terrorism	دہشت گردی کے خاتمے کے لیے تجاویز	8۔
9.	Extremism meaning and solution	انتہا پسندی کا مفہوم اور حل	9۔
10.	Secterianism meaning and solution	فرقہ واریت کا مفہوم اور حل	10۔
11.	Conclusion	حاصل بحث	11۔

ICEP CSS-PMS Lahore

تعارف:

امن اور آزادی انسانیت کے بنیادی اور ضروری حقوق ہیں۔ دہشت گردی، انتہا پسندی اور فرقہ واریت بنیادی حقوق کو تباہ کر دیتے ہیں۔ انسانی جان اور مال کے تحفظ کو قرآن وسنت میں کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا آخری خطبہ اِس حوالے بہت واضح ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ تمہارے اموال، تمہاری اولاد اور تمہاری عزتیں ایسے محترم ہیں جیسے آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ جگہ۔'' انسانی جان کی حرمت کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بھی بیان فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جس نے کسی کو ناحق قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا، گویا کہ اُس نے پوری انسانیت کا قتل کیا''۔ جہاد جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس کی اہمیت کو یوں بیان کیا ہے: ''اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے دور نہ کرتا تو خانقاہیں، گرجے، معبد اور مسجدیں، جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے، سب گرا دیے جاتے۔'' ضرورت اِس امر کی ہے کہ مسلمان معاشرے اجتماعی حیثیت میں اُن لوگوں کے خلاف جہاد کریں جو اللہ کی زمین کو فساد سے بھر رہے ہیں۔ انسانی جانوں کو قتل کر رہے ہیں، مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں' مزید یہ کہ وہ بہت بڑی مسلم آبادی کی تباہی کا باعث بھی ہیں۔ ایسے افراد کا مقابلہ مشترکہ سوچ، فکر اور عمل سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ بقولِ شاعر:

کوئی اور تو نہیں ہے پسِ خنجر آزمائی
ہمیں قتل ہو رہے ہیں ہمیں قتل کر رہے ہیں

خلاصہ بحث

دہشت گردی کے محرکات اور وجوہات کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے تصور جہاد کو واضح کیا جائے۔ القاعدہ اور داعش وغیرہ قرآن مجید اور احادیث رسولؐ سے ہی استدلال کرتے ہیں۔ عام مسلمان ان کے استدلال کی غلطی کو واضح نہیں کر سکتے' یہ صحیح اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ دہشت گردوں کی فکری غلطی کو واضح کریں۔ لیکن افسوس! اس بات کا ہے کہ دہشت گردی میں قیمتی جانوں کا نقصان دونوں طرف سے مسلمانوں کا ہی ہوتا ہے۔ ایک طرف راست فکر مسلمان اور دوسری طرف گمراہی کے حامل جہادی۔ ایسی صورت میں مولانا حالی یاد آتے ہیں:

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دُعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س11۔ اسلام کا معاشی نظام — Islamic Economic System

Synopsis (اہم نکات)

1. Introduction — 1۔ تعارف
2. Cardinal principles of Islamic economic system — 2۔ اسلام کے معاشی نظام کے رہنما اصول
   - (i) Allah is the real Possessor — (i) حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کے پاس
   - (ii) Man is Allah's Vicegerent — (ii) انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب
   - (iii) Equal rights of earning — (iii) دولت کمانے کے یکساں حقوق
   - (iv) Some people superior to others — (iv) رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت
   - (v) Use of lawful sources — (v) حلال ذرائع کا استعمال
   - (vi) Unlawful means of earning are forbidden — (vi) حرام ذرائع کی ممانعت
   - (vii) Impetus to the circulation of wearlth — (vii) گردشِ دولت کا فروغ
   - (viii) Injunctions to spend in the way of Allah — (viii) انفاق فی سبیل اللہ ـــــ زکوٰۃ، عشر، فئے، غنیمت
   - (ix) Islamic Zakaa't System — (ix) اسلام کا نظامِ زکوٰۃ
3. Characteristics of Islamic economic system — 3۔ اسلام کے معاشی نظام کی خوبیاں
4. Conclusion — 4۔ حاصل بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS, Lahore
03222077774-03244477616

تعارف:

دینِ اسلام نے زندگی کے ہر پہلو میں کامل راہنمائی فراہم کی ہے۔ تجارت اور خرید و فروخت کے تمام اصولوں کو بھی شریعت میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کے راہنما اصولوں میں چند اصول نمایاں ہیں۔ جن میں حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، دولت کمانے کا یکساں حق، حلال ذرائع کا استعمال، حرام ذرائع کی ممانعت، سود، ذخیرہ اندوزی، رشوت، پبلک پراپرٹی پر قبضہ، چوری کا مال اور اسراف وتبذیر کی ممانعت کی گئی۔ اسلام کا معاشی نظام زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ''اور جو ہم نے اُن کو رزق دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' اسلام کا معاشی نظام منصفانہ تقسیمِ دولت، جامع معاشی تصورات، افراط وتفریط سے پاک اور انسانیت کی حقیقی فلاح کا ضامن ہے۔ اسلام کا معاشی نظام نہ صرف انسان کے معاشی مسئلے کو حل کرتا ہے بلکہ اِس کے ساتھ انسان کی فکری آزادی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت پر مبنی نظام کے خلاف ایک معتدل اور متوازن نظام ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ اسلامی معاشی نظام کو عملاً کسی ایک سرزمین پر نافذ کیا جائے تاکہ دنیا اُس کے صحیح نتائج سے فائدہ حاصل کر سکے۔

خلاصہ بحث

اسلام کے معاشی نظام میں انسان کے معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایسی تدابیر اختیار کی گئی ہیں جو معاشی ضروریات کی تسکین کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کی فطری آزادی کو بھی فروغ دینے والی ہیں۔ اشتراکی نظامِ معیشت کے برعکس اسلام نجی ملکیت کی اجازت دیتا ہے' البتہ اس کے مضر پہلوؤں سے معاشرہ کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کے حصول اور استعمال پر ضروری پابندیاں عائد کر دیتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس اسلام زکوٰۃ اور عشر کا ایسا جامع نظام دیتا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہ جاتی' بلکہ امیر اور غریب میں فرق کم سے کم رہ جاتا ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ اسلامی نظام کو نافذ کیا جائے جس میں دولت کو جائز ذرائع سے کمانا ہی ضروری نہیں بلکہ خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ جب دولت سے حرام کے نقصانات ختم ہو جاتے ہیں تو معاشرہ اور ملک ویسے ہی توازن پر آجاتے ہیں۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س12۔ اجتہاد اور اجماع (اصول وضوابط)

Ijtehad and Ijmah

(اہم نکات)

1۔ تعارف	1. Introduction
2۔ اجتہاد کا لغوی معنی اور اصطلاحی معنی	2. Literal and contextual meanings of Ijtehad
3۔ مجتہد کی اقسام	3. Kinds of Mujtahidin
4۔ مجتہد کے لیے شرائط	4. Qualifications of Mujtahid
5۔ اجتہادی اداروں کا قیام	5. Establishment of institutions for Ijtehad
6۔ اسلام میں اجماع کی اہمیت	6. Importance of Ijmah in Islam
7۔ دورِ جدید کی ریاست کو اسلامی بنانے میں اجتہاد اور اجماع کی اہمیت	7. Significance of Ijtehad and Ijma in making modern Islamic state
8۔ خلاصہ بحث	7. Conclusion

تعارف:

اجتہاد کا لغوی معنی ہے ''کوشش کرنا''۔ جہاں تک اس کے شرعی معنی کا تعلق ہے ''مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا'' (غزالی)۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کا دین تا قیامت باقی رہے گا، کیونکہ اس میں کسی بھی دور کے انسانوں کو پیش آنے والی ہر ضرورت کے سلسلے میں مکمل رہنمائی موجود ہے قرآن وسنت میں ہر مرض کی دوا پائی جاتی ہے۔ ایک دوا اجتہاد ہے جو قرآن وسنت کے اُصولوں سے شرعی حکم نکالنے کا نام ہے۔ ظاہر ہے ہر انسان اس کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس کام کی انجام دہی کے لیے اعلیٰ درجے کی علمی صلاحیت درکار ہوگی کیونکہ ''قرآن'' ازل سے ابد تک نازل ہونے والی وحی الٰہی کا خلاصہ ہے اور سنت مطہرہ (وہ ہدایت جو عملاً نبی کریم ﷺ سے امت تک منتقل ہوئی ہے)۔ اسلامک سکالرز کے نزدیک رسول اللہ ﷺ نے آخری نبوت کے ذریعہ انسانی فکر میں فیصلہ کن تبدیلی پیدا کی اور انسانی زندگی کی تاریخ میں نیا صفحہ کھولا۔ اسی لیے کتاب وسنت کی سمجھ اہل علم اور پرہیز گار لوگوں ہی کا حق ہے۔ درحقیقت کتاب وسنت کا ماہر ہی ایسے اصول نکال سکتا ہے جن سے تمام انسانوں کی بھلائی ہو اور ٹھوس اسلامی احکام سے زندگی کے نئے مسائل کا سامنا کیا جا سکے۔ اِس وقت پوری دنیا میں اجتہاد کے حوالے سے کئی ادارے کام کر رہے ہیں۔ زندگی کے تمام شعبوں میں سیاست سے لے کر معیشت اور معاشرت سے لے کر سیاسی نظام تک میں اجتہاد کیا جا رہا ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ تمام اجتہادات کو اکٹھا کر کے جملہ مسائل کے حل کی کوشش کی جائے۔ اور انفرادی اجتہادات کو اجتماعی اجتہاد کا روپ دیا جائے۔

خلاصہ بحث

ا۔ اجتہاد کی ضرورت جس طرح قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو تھی' آج کے مسلمانوں کو بھی ہے۔ اس حوالے سے ذیل کی سفارشات بہت اہم ہیں۔ رائج فقہی مسالک پر نظر ثانی کی جائے اور ان کے احکام کی چھان پھٹک کی جائے۔ یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ کوئی ایک مسلک ہی پورے کا پورا درست ہے اور دوسرے مسالک غلط ہیں۔ چار فقہی مذاہب کے متفقہ مسائل کو علیحدہ کر کے باقی مسائل میں تطبیق کی کوشش کی جائے' کچھ حوالوں سے کام ہو رہا ہے جبکہ بڑے پیمانے پر ابھی ضرورت باقی ہے۔ بقول اقبال:

جہانِ تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

(مٹی اور پتھر سے نئی دنیا تعمیر نہیں ہوتی بلکہ نئی دنیا کے مسائل کا حل نئے افکار اور خیالات سے ممکن ہے' جس کا اہم ذریعہ اجتہاد ہے۔)

۲۔ جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو اجماع اخذ شریعت میں تیسرے نمبر پر اہم ترین ماخذ ہے' اہلسنت کے ہاں اجماع حجت ہے' اسلامی تاریخ میں بہت اہم فیصلے اجماع کے ذریعے سے منعقد ہوئے' یہاں تک کہ خلفائے راشدین کی خلافت کا انعقاد بھی اجماع کے ذریعے سے ہوا۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ پاکستان میں مجتہد علماء کی ریاستی سطح پر ذمہ داری مقرر کی جائے کہ وہ Consensus کے ساتھ مسائل شریعہ میں پاکستانی مسلمانوں کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س13۔ حضور اکرم ﷺ سفارت کار کے لیے نمونہ عمل — Prophet Muhammad (PBUH) as a role model for Diplomate

Synopsis (اہم نکات)

1. **Introduction**	1۔ تعارف
2. **Diplomatic History in the era of ignorance**	2۔ زمانہ جاہلیت کی سفارتی تاریخ
3. **Diplomatic History in the era of Holy Prophet (PBUH)**	3۔ عہدِ رسالت ﷺ کی سفارتی تاریخ
4. **Diplomatic objectives of Prophethood.**	4۔ رسالت مآب ﷺ کی سفارت کے مقاصد
(i) Message about oneness of Allah Almighty	(i) دعوتِ توحید
(ii) Message about Universal Prophet	(ii) عالمگیر دعوتِ رسالت
(iii) State defence	(iii) دفاعِ ریاست
(iv) Universal peace	(iv) امنِ عالم
(v) Admiration of Agreements	(v) معاہدات کا احترام
(vi) Adjourn the war	(vi) التوائے جنگ یا صلح
(vii) Assistance to right way	(vii) حق کی معاونت
(viii) Refrain from agression	(viii) ظلم سے اجتناب
(ix) Internal stability	(ix) اندرونی استحکام
(x) Law abiding of international principles	(x) بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری
(xi) Non-muslims rights	(xi) غیر مسلموں کے حقوق
5. **Conclusion**	5۔ خلاصہ بحث

تعارف:

مختلف قوموں اور ملکوں کے درمیان باہمی تعلقات اور دو طرفہ معاہدات کے لیے قدیم زمانے سے سفارتی سرگرمیاں تاریخ میں نظر آتی ہیں۔ جنگی معاملات اور تجارتی امور پر بھی اس ادارہ کے ذریعہ رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ خارجہ معاملات کے لیے کوئی باقاعدہ سفارتی سرگرمیاں موجود نہ تھیں، نہ ہی سفارت خانوں کے متعلق دفاتر مختلف ممالک میں قائم ہوتے تھے۔ لیکن سیاسی طور پر اسے نمایاں مقام حاصل تھا۔ جب سفارتی رابطہ قائم کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی تو ایسے افراد کو سفیر بنا کر بھیجا جاتا تھا جو زیرِ غور مسئلے کے ہر پہلو کو خوب سمجھتے ہوں، ذہین اور سمجھ دار ہوں، اپنی بات کو موثر انداز میں پیش کر سکیں اور دوسرے فریق سے اپنی بات منوا سکیں۔ جہاں تک نبی کریم ﷺ کی سفارت کا تعلق ہے تو آپ ﷺ کی سفارت کے مقاصد میں سے دعوتِ توحید، عالمگیر رسالت، امنِ عالم کا قیام اور معاہدات کا احترام تھا، آج ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ﷺ کی سفارت کاری سے نمونہ عمل لیتے ہوئے دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کی جائے۔

خلاصہ بحث

مختلف سلاطین کے نام مکتوبات اور آپ ﷺ کی سفارت کے اثرات عالمی سیاسی حالات پر بہت گہرے پڑے۔ حضور ﷺ کی یہ سفارتی حکمت عملی یقینی طور پر کامیاب رہی۔ مثلاً عمان، بحرین اور یمن کے امراء انہی سفارتوں کے نتیجے میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ یہ علاقے اپنی زرخیزی اور دولت و ثروت کے لحاظ سے دیگر تمام عرب علاقوں سے ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ پھر حضور ﷺ سے برسرِ پیکار عرب قبائل کو ان ہی علاقوں سے غلہ اور اسلحہ فراہم کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ جب تک دشمن قبائل کو ان علاقوں سے غلہ اور اسلحہ فراہم ہوتا رہے گا' جنگ و جدل کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس لیے ان ریاستوں کے ریاست نبویؐ کے زیرِ اثر آ جانے سے رسول اللہ ﷺ کو زبردست کامیابی ہوئی۔ اسی طرح اسلامی ریاست کی حدود پھیلتے ہوئے پرامن طور پر عمان، بحرین اور یمن تک جا پہنچیں۔ جہاں تک سلطنت رومہ اور سلطنت فارس کا تعلق ہے تو اُن پر آپ ﷺ کے خطوط کی وجہ سے دھاک بیٹھ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ چند سالوں کے بعد دونوں ریاستوں کے بڑے حصے کو مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ نیز آپ ﷺ کی سفارتی خوبیاں جن میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ، اندرونی استحکام، بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری، امن کے معاہدات (حلف الفضول، میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ)، حق کی معاونت اور عالمگیر دعوتِ اسلام کو اگر آج کے مسلم سفراء (Ambassdors) پیشِ نظر رکھیں تو یقیناً اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے اور واضح ہوگا۔

بقول اقبالؒ:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ICEP CSS - PMS Lahore 03222077774, 03447717616
ICEP CSS-PMS PREPARATION

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

Prophet Muhammad (PBUH) as Role Model for Miltary Strategist — س14۔ نبی کریم ﷺ ایک جرنیل کے لیے نمونہ عمل

Synopsis (اہم نکات)

1. **Introduction** — 1۔ تعارف
2. **Prphetic principles of war** — 2۔ رسالت مآب ﷺ کے جنگی اصول
   - (i) Education about war adjournment — (i) صلح کرنے اور جنگ ختم کرنے کی تعلیم
   - (ii) Rights of non combatants — (ii) غیر اہل قتال کے حقوق
   - (iii) Rights of combatants — (iii) اہل قتال کے حقوق
     - ☆ Prohibition into burn in fire — ☆ آگ سے جلانے کی ممانعت
     - ☆ Prohibition of snatching the wealth — ☆ لوٹ مار کی ممانعت
     - ☆ Prohibition of mutilation of bodies — ☆ مثلہ کی ممانعت
     - ☆ Prohibition to kill the emissarias — ☆ قتل سفیر کی ممانعت
     - ☆ Prohibition to kill women and old people — ☆ خواتین اور بوڑھے افراد کے قتل کی ممانعت
     - ☆ Prohibition to damage the crops and trees — ☆ فصلوں اور درختوں کے کاٹنے کی ممانعت
3. **Prophet's (PBUH) war strategies** — 3۔ رسالت مآب ﷺ کی جنگی حکمت عملی
4. **Some events about Prophet's (PBUH) bravery** — 4۔ رسالت مآب ﷺ کے بہادری کے چند واقعات
5. **Prophet (PBUH) as a conqueror** — 5۔ رحمت دو عالم ﷺ ایک فاتح کی حیثیت میں
6. **Short introduction of Ghazwat-e-Rasool (PBUH)** — 6۔ غزواتِ رسول ﷺ کا مختصر تعارف
7. **Conclusion** — 7۔ خلاصۂ بحث

ICEP CSS - PMS, Lahore 03222077774, 03444777616

تعارف:

حضور ﷺ دنیا کے جرنیلوں میں سب سے بڑے جرنیل تھے۔ حضور ﷺ کے صبر، قوتِ ارادی، جنگی مہارت، ماتحتوں سے ہمدردی جیسے اوصافِ سپہ گری آپ ﷺ کو باقی جرنیلوں پر فائق کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کو ۲ھ سے ۱۰ ہجری تک ۲۷ غزوات میں حصہ لینا پڑا۔ آپ ﷺ کے غزوات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں بہت کم تعداد میں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔ صرف 1018 افراد قتل ہوئے، جن میں مسلمانوں کی تعداد صرف 259 تھی۔ جبکہ اس کے مقابلے میں جنگِ عظیم اول اور دوئم میں کروڑوں افراد لقمہ اجل بنے۔ آپ ﷺ کے جنگی اصولوں میں بوڑھوں، بچوں اور خواتین کے قتل کی ممانعت، عبادت گاہوں کا تحفظ، لاش کا مثلہ کرنے کی ممانعت، لوٹ مار کی ممانعت، ذمی اور سفیر کے قتل کی ممانعت نمایاں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے نہ صرف مسلمان جرنیل بلکہ تمام مذاہب کے جرنیلوں کو آپ ﷺ کے اوصاف سپہ گری کا نہ صرف مطالعہ کرنا چاہیے بلکہ جنگی پالیسیاں رسالت مآب ﷺ کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کرنی چاہیے۔

خلاصہ بحث

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں جس قدر جنگیں ہوئی۔ اُن میں مسلمانوں کے کل ۲۵۹ آدمی شہید' ایک قیدی اور صرف ۱۲۷ زخمی ہوئے۔ مگر برخلاف اس کے دشمن کے ۷۵۹ آدمی مقتول اور ۲۵۶۴ آدمی قیدی ہوئے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلمان بے سروسامان ہونے کے باوجود محض حضور ﷺ جیسے جرنیل اور عظیم سپہ سالار کی قیادت کی وجہ سے محفوظ رہے' دنیا کی حفاظت اور امن جیسے ماضی میں رسول کریم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کی وجہ سے تھا، آج بھی آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی وجہ سے ممکن ہے، اگر اقوام متحدہ مشترکہ طور پر رسالت مآب ﷺ کے جنگی اصولوں کو نافذ کردے تو دنیا کم سے کم نقصان کے ساتھ امن کی دولت حاصل کرسکتی ہے۔

Admissions are in-progress for CSS2022 - Special 1 Year Program
Learn by CSS17`18`19 Toppers & Subject Specialists

س15۔ خلفائے راشدین کا طرزِ حکومت

Way of governance of Four Rightious Caliph

(اہم نکات)

1. **Introduction**
2. **Administration in the era of Four Caliphs**
   - ☆ Appointment of officers
   - ☆ Police Department
   - ☆ Finance Department
   - ☆ Construction of Masajid and infrastructure
   - ☆ Taxes Collection
3. **Characteristics of Four Caliphs' Administration**
   - ☆ Rule of Law
   - ☆ Merit
   - ☆ Independent Judiciary
   - ☆ Collective Ijtehad
   - ☆ Promulgation of Deen
   - ☆ Honesty in Public Accounts
4. **Accountability in era of righteous Caliphs**
   - (i) Accountability in light of Quran & Sunnah
   - (ii) Accountability of common people
   - (iii) Accountability of state officials
   - (iv) Accountability of businessmen
5. **Conclusion**

1۔ تعارف
2۔ خلفائے راشدین کے دور میں ریاستی نظم ونسق
- ☆ عہدے داروں کا انتخاب
- ☆ محکمہ پولیس
- ☆ بیت المال
- ☆ مساجد اور انفراسٹرکچر کی تعمیر
- ☆ محاصل کا نظام

3۔ خلفائے راشدین کے طرزِ حکمرانی کی خصوصیات
- ☆ قانون کی بالادستی
- ☆ میرٹ کی بالادستی
- ☆ آزاد عدلیہ
- ☆ اجتماعی اجتہاد
- ☆ اشاعت دین
- ☆ مالی معاملات میں دیانتداری

4۔ خلفائے راشدین کے دور میں احتساب
- (i) احتساب قرآن وسنت کی روشنی میں
- (ii) عوام الناس کا احتساب
- (iii) عمّال کا احتساب
- (iv) تاجروں کا احتساب

5۔ خلاصہ بحث

ICEP CSS-PMS PREPARATION
ICEP CSS - PMS, Lahore 0322-2077774, 0344-7777616

تعارف:

کسی ملک کا انتظام اُسی طرح اہم ہے جیسے انسانی جسم میں خون ہے۔ نظم مملکت کے بغیر کسی نظام کا چلنا ناممکن ہوتا ہے۔ نظم کے حوالے سے اہم ترین بات یہ ہے کہ چلانے والے کس اہلیت کے حامل ہیں اور اُن کی نیت کیا ہے؟ اس حوالے سے خلفائے راشدینؓ کی ذوات مبارکہ کو دیکھا جاتا ہے تو وہ نگاہِ رسول ﷺ کے صدقے پوری طرح اہل بھی تھے اور اُن کی نیتیں بھی درست تھیں۔ خلفائے راشدین نے ریاست کے نظام کو بہترین اصولوں پر قائم کیا۔ اُن کے ریاستی نظام کی بڑی خوبیوں میں عہدوں کی منصفانہ تقسیم، عہدے داروں کا درست انتخاب، معاملات میں دیانت داری، مثالی نظامِ احتساب، قانون کی بالادستی، میرٹ کا فروغ، انسان حقوق کا احترام، اشاعت دین اور اجتماعی اجتہاد شامل ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ مسلمان حکمران خلفائے راشدین کے نظامِ حکومت کی خوبیوں کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

خلاصہ بحث

درج بالا چاروں خلفاء کا طرز حکمرانی کسی حد تک واضح کیا گیا ہے۔ لیکن ذیل میں کچھ ایسی خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے خلفائے راشدین کے طرزِ حکمرانی کو زیادہ احسن انداز میں سمجھا سکتا ہے۔ خلفائے راشدین کے طرزِ حکمرانی میں وہ خصوصیات درج ذیل ہیں:

○ مالی معاملات میں دیانتداری	○ زکوٰۃ وعشر کا جامع نظام	○ عوامی فلاح کا مثالی نظام
○ مثالی نظام احتساب	○ اجتماعی اجتہاد	○ آزاد عدلیہ
○ قانون کی بالادستی	○ میرٹ کا فروغ	○ اقربا پروری کی ممانعت
○ بیت المال کا مثالی نظام	○ انسانی حقوق کا احترام	○ اشاعت دین کا اہتمام
○ عصبیتوں سے پاک حکومت	○ فلاحی ریاست کا جامع تصور	○ قبائلی نظام کا خاتمہ

ضرورت اِس امر کی ہے کہ پاکستان نے اگر ریاستِ مدینہ کی طرز پر چلنا ہے تو درج بالا خصوصیات کو ملک کے نظام کا حصہ بنانا ہوگا۔ اِس کے بغیر ریاستِ مدینہ کا خواب پورا نہیں ہوسکتا ہے۔ بقولِ اقبال:

ملت کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ